السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکیلے شخص کے لیے اذان واقامت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منفرد کے لیے اذان واقامت سنت ہے واجب نہیں، کیونکہ اس کے پاس ایسے لوگ نہیں ہوتے جن کی خاطر اذان دی جائے لیکن یہ دیکھتے ہوئے کہ اذان اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی تعلیم اوراپنےلیے نمازاور فلاح کی دعوت ہے، اذان دینا مستحب ہے اوراسی طرح اقامت بھی سنت ہے۔ اذان کے استحباب کی دلیل حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِى غَنَمٍ على رَأْسِ الشَّظِيَّةِ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ: فَيَقُولُ اللّٰهُ: اُنْظُرُوا اِلَى عَبْدِى هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّى قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِى وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ» (مسند احمد: ۴/۱۴۵، ۱۵۷ وسنن ابی داود، الصلاة باب الاذان فی السفر، ح: ۱۲۰۳ واللفظ لہ)

’’تمہارارب عزوجل بکریوں کے اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی بلند چوٹی پر ہو اور نماز کے لیے اذان دے اور نماز پڑھے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کو دیکھو نماز کے لیے اذان واقامت کہتا ہے، اس حال میں کہ وہ مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 247

محدث فتویٰ